کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام درج ذیل مسئلہ کے بارے میں:

عورت سجدہ میں اپنی کہنیاں زمین پر بچھائے گی یا اٹھا کر رکھے گی؟

بہشتی زیور میں ہے: "اور خوب سمٹ کر اور دب کر سجدہ کرے کہ پیٹ دونوں رانوں سے اور بانہیں دونوں پہلو سے ملا دے اور دونوں بانہیں زمین پر رکھ دے۔"

کیا یہ مسئلہ صحیح ہے؟ جبکہ حدیث میں تو یہ الفاظ آتے ہیں: "ولا یفترش أحدکم ذراعیہ افتراش الکلب" (مسند أحمد ۳/۲۸۲)۔ اور بعض روایت میں ہے کہ: "ولا ینبسط أحدکم ذراعیہ إنبساط الکلب" (بخاری شریف: ۸۲۲)۔

کیا یہ مسئلہ مذکورہ حدیث کے خلاف نہیں؟ اگر ہے تو اس حدیث کا کیا مطلب ہے؟ اور عورتوں کے لئے افضل طریقہ کیا ہے؟

براہِ مہربانی شافی جواب عنایت فرما کر ممنون فرمائیں۔

سائل

محمد فیصل اقبال

۲۸ / ۱۲۱۸

۱۲/۲۹ ۵۳۰

۱۲/۱۷ ۲۰۰۹

محمد فیصل اقبال

Scanned with CamScanner

عنوان تبویب	مضمون، سوال، وجواب	نام وپتہ مستفتی	تاریخ نقل فتاویٰ	فتویٰ نمبر مع رجسٹر

کیا عورت سجدہ میں کہنیاں زمین پر بچھائیگی یا اٹھا کر رکھیگی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

واضح رہے کہ عورتوں کی نماز کا طریقہ مردوں سے مختلف ہے اور ان کے لیئے نماز کا وہ طریقہ مشروع کیا گیا ہے جس میں ان کے ستر کی زیادہ رعایت ہو اور نماز پڑھتے وقت ان کے جسم کے کسی حصے کی بے پردگی کا اندیشہ نہ ہو اس تمہید کے بعد عرض ہے کہ بہشتی زیور میں ذکر کردہ مسئلہ درست ہے اور عورتوں کو سجدہ میں کہنیاں بچھانی چاہیئے کیونکہ کہنیاں زمین پر بچھانے اور خوب سمٹ کر سجدہ کرنے میں پردہ کی زیادہ رعایت ہوتی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم سجدہ کرو تو اپنے بعض گوشت کو زمین سے ملادو کیونکہ عورت اس حکم میں مرد کی طرح نہیں ہے (عبارت ۲۵)

مصنف ابن شیبہؒ میں ہے:

عن علی رضی اللہ عنہ قال اذا سجدت المرأة فلتحتفز ولتضم فخذیها (۲/۵۰۴)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب عورت سجدہ کرے تو خوب سمٹ کر کرے اور اپنے دونوں رانوں کو ملا دے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ سئل عن صلاة المرأة فقال تجتمع وتحتفز (۲/۵۰۵)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عورت کی نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ نماز خوب سمٹ کر ادا کرے۔

عن ابراهیم قال اذا سجدت المرأة فلتلزق بطنها بفخذیها ولا ترفع عجیزتها ولا تجافی کما

رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دار العلوم کراچی

فتویٰ نمبر مع رجسٹر	تاریخ نقل فتاویٰ	نام و پتہ مستفتی	مضمون سوال و جواب	عنوان / باب

صـ ۳

یجافی الرجل (۲/۵۰۵)

ترجمہ: حضرت ابراہیمؒ فرماتے ہیں کہ جب عورت سجدہ کرے تو اسے چاہیے کہ اپنا پیٹ اپنے رانوں سے ملادے اور اپنی سرین کو نہ اٹھائے اور کھل کر سجدہ نہ کرے جس طرح مرد سجدہ کرتے ہیں۔

اور سوال میں ذکر کردہ حدیث مردوں سے متعلق ہے

چنانچہ شارح بخاری علامہ عینیؒ فرماتے ہیں:

"دونوں ہاتھوں کو کشادہ رکھنا یہ مردوں کی سنت ہے جبکہ عورتیں اور خنثی دونوں ہاتھوں کو ملائیں گے" (منسلکہ عبارت نمبر ۹)

لامع الدراری میں مولانا رشید احمد گنگوہیؒ فرماتے ہیں:

"اصل حکم یہی ہے کہ نماز کے جو احکام مردوں کے بارے میں ہیں وہ عورتوں کے حق میں بھی ثابت ہوں کیونکہ خطاب دونوں کو شامل ہے مگر عورت کھل کر سجدہ نہیں کرے گی کیونکہ اس کا پورا جسم ستر ہے پس اس کے حق میں مستحب یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو ملا کر سجدہ کرے کیونکہ اس میں ستر کی زیادہ رعایت ہے کیونکہ کھل کر سجدہ کرنے میں یہ خطرہ ہے کہ اس کا کوئی عضو ظاہر ہو جائے (عبارت نمبر ۱۰)"

(جاری)

فتویٰ نمبر مع رجسٹر	تاریخ نقل فتاویٰ	نام و پتہ مستفتی	مضمون سوال وجواب	عنوان / تبویب

ص ۴

علامہ قرطبیؒ صحیح مسلم کی شرح میں فرماتے ہیں!

"اس حدیث کی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بازؤوں کو بچھانے سے منع فرمایا ہے اور اس ہیئت کی کراہت میں کوئی شک نہیں اور نہ اس کے عکس کے استحباب میں کوئی شک ہے اور یہی وہ تجنیح ہے جو احادیث مبارکہ میں مذکور ہے .... اور یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم زمین سے اپنا پیٹ دور رکھتے تھے اور خوب کھل کر سجدہ کرتے تھے اور یہ سب مردوں کا حکم ہے البتہ عورتیں ان کا حکم امام مالک کے نزدیک مردوں کی طرح ہے البتہ مستحب یہ ہے کہ وہ مل کر اور سمٹ کر سجدہ کریں (عبارت نمبر ۱۴)"

① ــــ لمافی مسند احمد بن حنبلؒ:

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اعتدلوا فی سجودکم ولا یفترش احدکم ذراعیہ افتراش الکلب اتموا الرکوع والسجود. (۳/ ۲۸۲)

② ــــ وفی مجمع الزوائد:

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ

رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی

فتویٰ نمبر مع رجسٹر	تاریخ نقل فتاویٰ	نام و پتہ مستفتی	مضمون سوال و جواب	عنوان تبویب

ص ۵

علیہ وسلم : اذا صلیت فلا تبسط ذراعیك
بسط السبع وادعم علی راحتیك و جاف
مرفقیك عن ضبعیك۔ رواه الطبرانی فی
الکبیر ورجاله ثقات (۲/۲۵۷)

③ ـ وفی الصحیح للبخاری:
عن انس بن مالك عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال اعتدلوا فی السجود ولا ینبسط احدکم
ذراعیه انبساط الکلب (۸۲۲)

④ ـ وفی الصحیح لمسلم:
عن انس رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اعتدلوا فی السجود ولا یبسط
احدکم ذراعیه انبساط الکلب (۴۹۳)

⑤ ـ وفی مسند احمد بن جنبل:
عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد احدکم
فلیعتدل ولا یفترش ذراعیه افتراش الکلب
(۳/ ۲۸۲)

⑥ ـ وفی الکوکب الدری:
والمرأة مستثناة من امر النصب لما ان الاحب
فی حقها ما هو استر یفهم من الروایات

(جاری)

فتویٰ نمبر مع رجسٹر	تاریخ نقل فتاویٰ	نام وپتہ مستفتی	مضمون سوال وجواب	عنوان / تبویب

ص ۶

الاخر کما رواہ ابو داود مرسلا (۱/ ۲۸۲. باب ماجاء فی وضع الیدین ونصب القدمین)

(۷) وفی عمدة القاری:
ما یستنبط منه: فیه التفریج بین یدیه وهو سنة للرجال والمرأة والخنثی تضمان لان المطلوب فی حقهما الستر...... وفی الام للشافعی: لیس للرجل ان یجافی مرفقیه عن جنبیه ویرفع بطنه عن فخذیه وتضم المرأة بعضها إلی بعض (باب یبدی ضبعیه ویجافی فی السجود. ۳/ ۳۵۷)

(۸) وکذا فی انوار الباری شرح صحیح البخاری ص ۱۷۳ جلد ۱۲.

(۹) وفی المنهل العذب المورود شرح سنن ابی داود:
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سجد احدکم فلا یفترش یدیه افتراش الکلب ولیضم فخذیه. معنی الحدیث قوله ولیضم فخذیه هو محمول علی الندب وفیما اذا سجد فرج بین فخذیه هو لبیان الجواز فلا تنافی بینهما وما ذکر من ضم الفخذین یستوی فیه الرجل والمرأة بخلاف التجافی فی السجود فانه فی حق الرجل واما المرأة فتضم بعضها إلی بعض

رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی

فتویٰ نمبر مع رجسٹر	تاریخ نقل فتاویٰ	نام و پتہ مستفتی	مضمون سوال و جواب	عنوان تبویب

ص ۷

لما رواه ابوداود في المراسيل عن يزيد بن ابي حبيب انه صلى الله عليه وسلم مرّ على امرأتين تصليان فقال اذا سجدتما فضما بعض اللحم إلى الارض فان المرأة في ذلك ليست كالرجل (۵/۳۵۱)

(۱۰) وفي لامع الدراري:

الاصل ان يثبت في حق المرأة من احكام الصلوة ما ثبت للرجال لان الخطاب يشملها غير انها خالفته في ترك التجافي لانها عورة فاستحب لها جمع نفسها ليكون استر لها فانه لا يؤمن ان يبدو منها شئ حال التجافي (۱/۳۳۱)

(۱۱) وفي عون الباري شرح صحيح البخاري:

ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا صلى اى سجد فرج بين يديه اى وجنبيه قال الكرماني يعني قدامه واراد ببعد قدامه من الارض حتى يبدو اى يظهر بياض ابطيه وفي رواية الليث اذا سجد فرج يديه عن ابطيه واذا فرج بين يديه لابد من ابداء ضبعيه اى عضديه وعند الحاكم وصححه من حديث عبد الله بن اقرم فكنت انظر إلى

فتویٰ نمبر مع رجسٹر	تاریخ نقل فتاویٰ	نام و پتہ مستفتی	مضمون سوال وجواب	عنوان تبویب

ص ۸

عفرتی ابطیہ وفی حدیث میمونۃ: اذا سجد لو شاءت بھیمۃ ان تمر بین یدیہ لمرت والحکمۃ فیہ انہ اشبہ بالتواضع وابلغ فی تمکین الجبھۃ من الارض وابعد من ھیئات الکسالی واما المرأۃ فتضم بعضھا الی بعض لانہ استر لھا واحوط لحدیث رواہ ابو داود فی المراسیل عن یزید بن ابی حبیب الخ (۱/۵۲۰)

(۱۲) وفی الکوکب الوھاج شرح صحیح مسلم للھرری: قالت میمونۃ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد جافی وباعد یدیہ عن جنبیہ حتی یری من خلفہ وضح ابطیہ قال وکیع یعنی بیاض ابطیہ وھذہ الاحادیث تدل علی شدۃ رفع بطنہ عن الارض وتجنیبہ وھذا کلہ حکم الرجال فاما النساء فحکمھن عند مالک حکم الرجال الا انہ یستحب لھن الانضمام والاجتماع وخیرھن ابو حنیفۃ فی الانفراج والانضمام (۷/۲۰۸)

(۱۳) وفی کوثر المعانی الدراری شرح البخاری للخضر الشنقیطی: قال القرطبی: الحکمۃ فی استحباب ھذہ الھیئۃ فی السجود انہ یخف بھا اعتمادہ عن وجھہ ولا یتأثر انفہ ولا جبھتہ

رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دار العلوم کراچی

عنوان تبویب	مضمون سوال وجواب	نام وپتہ مستفتی	تاریخ نقل فتاویٰ	فتویٰ نمبر مع رجسٹر

ص ۱۰

كان اعتماده على يديه فيخف اعتماده على وجهه ولا يتأثر انفه ولا جبينه ...... وهذا الحديث يدل على شدة رفع بطنه عن الارض وتجنيحه وهذا كله حكم الرجال فاما النساء فحكمهن عند مالك حكم الرجال الا انه يستحب لهن الانضمام والاجتماع وخيرهن الكوفي في الانفراج والانضمام (۲/۹۸۔ باب كيفية السجود۔ طبع دار ابن كثير)

(۱۵) وفي مرعاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح لعبد السلام مبارکفوری:

قد ذكر الحكم مقرونا بعلته فان التشبه بالاشياء الخسيسة بما يناسب تركه في الصلوة والهيئة المنهى عنها ايضا مشعرة بالتهاون في الصلوة وقلة الاعتناء بها۔ قيل وهذا في حق الرجل لا المرأة فانها تخالفه في ذلك لما اخرجه ابوداؤد في مراسيله عن يزيد بن ابي حبيب ان النبي صلى الله عليه وسلم مر على امرأتين تصليان فقال اذا سجدتما فضما بعض اللحم إلى الارض فان المرأة في ذلك ليست كالرجل۔ (۳/۲۰۷۔ باب السجود وفضله)

عنوان / تبویب	مضمون سوال وجواب	نام وپتہ مستفتی	تاریخ نقل فتاویٰ	فتویٰ نمبر مع رجسٹر

ص ۱۱

(۱۶) وفی فتح المنان شرح کتاب الدارمی:

عن میمونة رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد خوی بیدیہ یعنی جنح حتی یری بیاض ابطیہ من ورائہ

قولہ خوی ای جافی بطنہ عن فخذیہ من الخواء وھو الھواء او الفراغ یکون بین الشیئین

ویروی عن امیر المومنین علی ابن ابی طالب انہ قال اذا سجد الرجل فلیخو واذا سجدت المرأة فلتحتفز (۶/ ۳۲۸، ۳۲۹)

(۱۷) وفی مصنف ابن شیبہ:

عن علی رضی اللہ عنہ قال اذا سجدت المرأة فلتحتفز ولتضم فخذیھا (۲/ ۵۰۴)

(۱۸) وفیہ ایضاً:

عن مجاھد انہ کان یکرہ ان یضع الرجل بطنہ علی فخذیہ اذا سجد کما تصنع المرأة (۲/ ۵۰۵)

(۱۹) وفی کنز العمال:

عن علی رضی اللہ عنہ قال اذا سجدت المرأة فلتضم فخذیھا (۸/ ۷۹. باب صلوة المرأة)

(۲۰) وفی مصنف عبد الرزاق:

قال عطاء ان للمرأة ھیئة لیست للرجل [۵۰۶۶]

Scanned with CamScanner

فتویٰ نمبر مع رجسٹر	تاریخ نقل فتاویٰ	نام و پتہ مستفتی	مضمون سوال و جواب	عنوان تبویب

ص ۱۲

(۲۱) وفیہ أیضاً:
عن معمر عن الحسن وقتادة قالا اذا سجدت المرأة فانها تنضم ما استطاعت ولا تتجافی لکی لا ترفع عجیزتها (۵۰۶۸)

(۲۲) — عن معمر والثوری عن المنصور عن ابراهیم قال لقد کانت تؤمر المرأة ان تضع ذراعها وبطنها علی فخذیها اذا سجدت ولا تتجافی کما یتجافی الرجل لکی لا ترفع عجیزتها (۳/۱۳۷)

(۲۳) وفی اعلاء السنن:
عن ابن عمر رضی اللہ عنهما انه سئل کیف کان النساء یصلین علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کن یتربعن ثم امرن ان یحتفزن۔

(۲۴) — وعن ابن عمر رضی اللہ عنهما مرفوعاً اذا جلست المرأة فی الصلوٰة وضعت فخذها علی فخذها الاخری فاذا سجدت الصقت بطنها علی فخذها کأستر ما یکون فان اللہ ینظر الیها یقول یا ملائکتی اشهدکم انی قد غفرت لها رواه ابن عدی فی الکامل والبیهقی فی سننه وضعفه۔ قلت وله شواهد (۳/۲۶)

فتویٰ نمبر مع رجسٹر	تاریخ نقل فتاویٰ	نام و پتہ مستفتی	مضمون سوال و جواب	عنوان تبویب

(۲۵) وفیہ أیضاً:
عن یزید بن ابی حبیب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر علی امرأتین تصلیان فقال اذا سجدتما فضما بعض اللحم إلی الارض فإن المرأة فی ذلک لیست کالرجل. رواہ ابوداود فی مراسیلہ (۳/۲۶)

(۲۶) وفی الدر المختار:
والمرأة تنخفض فلا تبدی عضدیھا وتلصق بطنھا بفخذیھا.

(۲۷) وفی الشامیۃ:
تنضم فی رکوعھا وسجودھا وتفترش ذراعیھا وتتورک فی التشھد (۱/۵۰۴)

(۲۸) وفی الھندیۃ:
والمرأة لا تجافی فی رکوعھا وسجودھا وتقعد علی رجلیھا وفی السجدۃ تفترش بطنھا علی فخذیھا (۱/۷۵)

(۲۹) وفی مجمع الانھر:
والمرأة تنخفض ای تضم نفسھا فلا تبدی ضبعیھا وتلزق بطنھا بفخذیھا لانہ استر (۱/۱۴۷)

Scanned with CamScanner

فتویٰ نمبر مع رجسٹر	تاریخ نقل فتاویٰ	نام و پتہ مستفتی	مضمون سوال وجواب	عنوان تبویب

ص ۱۴

(۳۰) وفی البحر الرائق:
والمرأة تنخفض وتلزق بطنها بفخذيها لانه استر لها فانها عورة مستورة ويدل عليه مارواه ابوداود في مراسيله انه عليه الصلاة والسلام مر على امرأتين تصليان فقال اذا سجدتما فضما بعض اللحم إلى الارض فان المرأة ليست في ذلك كالرجل (۱/ ۶۱۴)

(۳۱) وفی الفتاوی التتارخانیہ:
ويعتدل في سجوده ولايفترش ذراعيه وفي جامع الجوامع لك ان تفترش في النفل وفي الحجة: والنساء جاز لهن وضع الذراعين على الارض (۱/ ۲۷۱)

(۳۲) وفی
واما المرأة فانها تنخفض اى تتطامن وتتسفل في السجود وتلزق بطنها بفخذيها و تضم عضديها وهذا تفسير الانخفاض وذلك لان مبنى امرها على الستر فكان السنة في حقها ماكان استر من الهيئات (ص ۲۸۰)

(۳۳) وفی بدائع الصنائع:
ولا يفترش ذراعيه لماروي عن النبي صلى الله عليه وسلم

فتاویٰ نمبر نام رجسٹر	تاریخ نقل فتاویٰ	نام و پتہ مستفتی	مضمون سوال و جواب	عنوان تبویب

۵۰

انه قال اعتدلوا فی السجود ولا یفترش احدکم ذراعیه افتراش الکلب وقال مالك یفترش فی النفل دون الفرض وهو محجوج لما روینا من الحدیث من غیر فصل. هذا فی حق الرجل فاما المرأة فینبغی ان تفترش ذراعیها و تنخفض ولا تنتصب کانتصاب الرجل و تلزق بطنها بفخذیها لان ذلك استر لها (۱/ ۷۹۲)

(۳۴) وفی المبسوط للسرخسیؒ:

ولا یفترش ذراعیه لحدیث ابی هریرة رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی ان یفترش المصلی ذراعیه افتراش الکلب او الثعلب فذکره هذا المثل دلیل علی شدة الکراهة .... هذا فی حق الرجال فاما المرأة فتحتفز و تنضم و تلصق بطنها بفخذیها و عضدیها بجنبیها هکذا عن علی رضی الله فی بیان السنة فی سجود النساء ولان مبنی حالها علی الستر فما یکون استر لها فهو اولی لقوله المرأة عورة مستورة (۱/ ۱۰)

(۳۵) وفی المحیط البرهانی:

والمرأة تلصق بطنها برکبتها ولا تجافی عضدها و هی فی الباقی کالرجل (۲/ ۸۴)

رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی

فتویٰ نمبر مع رجسٹر	تاریخ نقل فتاویٰ	نام وپتہ مستفتی	مضمون سوال وجواب	سوال جواب

ص ۱۶

(۳۶) وفی البنایۃ شرح الہدایۃ:

والمرأۃ تنخفض فی سجودھا وتلزق بطنھا بفخذیھا لان ذلک الانخفاض والالزاق استر لھا ای لان مبنی حالھا علی الستر (۲/۲۸۹)

(۳۷) وفی تبیین الحقائق:

والمرأۃ تنخفض وتلزق بطنھا بفخذیھا لما روی عن یزید بن ابی حبیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علی امرأتین تصلیان فقال اذا سجدتما فضما بعض اللحم الی بعض فان المرأۃ فی ذلک لیست کالرجل۔ (۱/۳۰۷)

(۳۸) وفی رد المحتار:

یکرہ افتراش الرجل ذراعیہ للنھی الم ای بسطھما فی حالۃ السجود وقید بالرجل اتباعا للحدیث الخار انفا ولان المرأۃ تفترش (۱/۶۴۴)

(۳۹) وفی مراقی الفلاح:

والمرأۃ تنخفض فتضم عضدیھا لجنبیھا وتلزق بطنھا بفخذیھا لانہ استر لھا (ص ۲۸۳)

(۴۰) وفی فتاوی رحیمیہ:

عورتیں پیٹ رانوں سے اور بازوؤں کو بغل سے ملا ہوا رکھیں اور کہنیاں اور کلائیاں زمین پر بچھا کر سجدہ کریں (۴/۷)

رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی

فتویٰ نمبر مع رجسٹر	تاریخ نقل فتاویٰ	نام وپتہ مستفتی	مضمون سوال وجواب	عنوان / تبویب

ص ۱۷ [?]

حضرت مولانا عاشق الٰہی رحمہ اللہ کی کتاب "آسان نماز" میں ہے:

سجدہ میں مردوں کی کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی ہوں اور عورتوں کی کہنیاں زمین پر بچھی ہوئی ہوں (ص ۳۲)

حضرت مولانا عاشق برنی رحمہ اللہ کی کتاب آئینہ نماز میں ہے:

مردوں کی سجدہ میں کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی ہوں اور عورتوں کی زمین پر بچھی ہوئی ہوں (ص ۶۸) واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

بندہ محمد صادق عفی عنہ

دارالافتاء - جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۸ / ۱۲ / ۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح

بندہ محمد تقی عثمانی [?] عفی عنہ

۲۸-۱۲-۱۴۳۰ھ

احادیث شریفہ اور قدیم فقہاء کی عبارات سے تو خواتین کے لئے صرف انضمام، ضمم، الصاق البطن بالفخذ وغیرہ کا حکم معلوم ہوتا ہے البتہ فقہاء متاخرین نے خواتین کے لئے افتراش ذراعین علی الارض کو ثابت کیا ہے۔ بہشتی زیور کا مسئلہ اسی پر مبنی ہے۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بندہ محمود اشرف غفراللہ

۲۹/۱۱/۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح

محمد یعقوب [?] عفا اللہ عنہ

۲۹-۱۲-۱۴۳۰ھ [?]

Scanned with CamScanner